خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 27 جنوری 2020ء | یکم جمادی الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 23

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

(البقرہ: 187)

(ترجمہ)اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی محبت و اطاعت کے جذبہ میں فنا بدری صحابی حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کی سیرت مبارکہ کا خوبصورت اور دلنشیں تذکرہ

حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اخلاص و وفا اور محبت و عشق میں بہت بڑھے ہوئے تھے

آپؓ شاعر بھی تھے اور اُن شاعروں میں سے تھے جو نبی کریمؐ کی طرف سے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب دیا کرتے تھے

آپؓ کے ایک شہرہ آفاق شعر کا ترجمہ یہ ہے: اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کے بارے میں کھلے نشانات اور روشن معجزات نہ بھی ہوتے تو آپ ﷺ کی ذات ہی حقیقت حال سے آگاہی کے لئے کافی ہے

آنحضرت ﷺ نے آپ کے اشعار سن کے فرمایا، اے ابنِ رواحہ! اللہ تم کو ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتیٰ کہ آپ شہید ہوئے

حضور انور نے محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے ہمیشہ سادہ طریق پر زندگی گزاری، ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے خلیفہ وقت کو دعا کے لئے خط لکھتے اور مشورہ کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مورخہ 24 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جنوری 2020ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹر نیشنل پر براہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا: آج جن صحابیؓ کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ۔ ان کے والد کا نام رواحہ بن ثعلبہ تھا۔ اور ان کی والدہ کا نا کبشہ بنت وہب بن عمرو تھاجو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو حرث بن خزرج سے تھیں۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنو حارث بن خزرج کے سردار تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمرو بھی بیان کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ اور حضرت مقدادؓ میں مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ ابن سعد کے مطابق آپؓ نبی کریم ﷺ کے کاتب بھی تھے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ غزوہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ، غزوہ خیبر اور عمرۃ القضاء سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے۔ آپؓ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ غزوہ موتہ کے سرداروں میں سے ایک سردار آپ بھی تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ خطبہ کے دوران آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، یہ سنتے ہی آپؓ مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے۔ جب نبی ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپؐ کو پہنچی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی خواہش میں اللہ تمہیں زیادہ بڑھائے۔ اسی طرح کا واقعہ احادیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بھی ملتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے تھے۔ حضرت امام احمد کی کتاب، کتاب الزہد میں بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جب کسی ساتھی سے ملتے تو کہتے آؤ گھڑی بھر اپنے رب پر ایمان لانے کی یاد تازہ کر لیں۔ اسی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے، اسے ایسی مجالس سے محبت ہے جس پر فرشتے فخر کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو فتح خیبر کے بعد پھلوں اور فصل کا اندازہ لگانے کے لئے آپؐ نے بھیجا تھا۔ ایک مرتبہ عبد اللہ بن رواحہؓ اتنے بیمار ہوئے کہ بیہوش ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے۔ فرمایا اے اللہ! اگر اس کی مقررہ گھڑی کا وقت ہو گیا ہے تو اس کے لئے آسانی پیدا کر دے اور اگر اس کا وقت موعود نہیں ہوا تو اسے شفاء عطا فرما۔ اس دعا کے بعد حضرت عبد اللہ نے بخار میں کچھ کمی محسوس کی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کہہ رہی تھیں کہ ہائے میرا پہاڑ ہائے میرا سہارا جب میں بیمار تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ لوہے کا گرز اٹھائے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہو تو میں نے کہا ہاں، جس پر اس نے مجھے وہ گرز مارا۔ ایک اور روایت اس واقعہ کے بارے میں اس طرح ہے اور یہ زیادہ صحیح لگتی ہے۔ کہتے ہیں کہ فرشتے نے لوہے کا ایک گرز اٹھایا ہوا تھا اور وہ مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا تم ایسے ہو جس طرح تمہاری ماں کہہ رہی ہے، یہ تو شرک والی بات بنتی ہے۔ کہتے ہیں اگر میں کہتا کہ ہاں میں ایسا ہوں تو ضرور مجھے گرز مار دیتا۔

حضور انور نے فرمایا: آپؓ شاعر بھی تھے اور ان شاعروں میں سے تھے جو نبی کریم ﷺ کی طرف سے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب دیا کرتے تھے۔ حضور انور نے نبی کریم ﷺ کی شان میں ان کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جن کا ترجمہ اس طرح ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی ذات مقدس میں بھلائی پہچان لی تھی اور اللہ جانتا ہے کہ میری نظر نے دھوکا نہیں کھایا۔ آپؐ نبی ہیں۔ قیامت کے دن جو شخص آپؐ کی شفاعت سے محروم کردیا گیا، بے شک قضاء وقدر نے اس کو بے وقعت کر دیا۔ پس اللہ ان خوبیوں پر ثبات بخشے جو اس نے آپؐ کو دی ہیں۔ جس طرح موسیٰ کو ثابت قدم رکھا آپؐ کی مدد کرے جیسا کہ ان نبیوں کی مدد کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان اشعار کو سن کر فرمایا: اے ابن رواحہ! اللہ تم کو ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتیٰ کہ آپؓ شہید ہوئے۔ اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔

معجب الشعراء کے مصنف لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ زمانہ جاہلیت میں بھی بہت قدر و منزلت رکھتے تھے اور زمانہ اسلام میں بھی ان کو بہت مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ آنحضور ﷺ کی شان میں ایک شعر حضرت عبداللہؓ نے ایسا کہا ہے کہ اسے آپؓ کا بہترین شعر کہا جا سکتا ہے۔ وہ شعر آپؓ کی دلی کیفیت کو خوب بیان کرتا ہے جس میں حضرت عبد اللہ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ترجمہ یہ ہے کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کے بارہ میں کھلے کھلے نشانات اور روشن معجزات نہ بھی ہوتے تو آپؐ کی ذات ہی حقیقت حال سے آگاہی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جاہلیت کے زمانے میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے حالانکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت بہت کم تھی۔ غزوہ بدر کے اختتام پر نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینہ کی طرف اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو عوالی کی جانب فتح کی نوید سنانے کے لئے بدر کے مقام سے روانہ فرمایا۔

حضرت عروہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ

باقی صفحہ نمبر 7 پر

اس شمارہ میں

خلاصہ خطبہ جمعہ
دربار خلافت
محبتوں کے سفیر نظم
متن خطبہ جمعہ 3 جنوری 2020ء
کورونا وائرس۔ ایک مہلک بیماری۔ اس بیماری سے حفاظت کا ہومیو نسخہ

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مغفرت کی دعا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہا کرو

اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا پس میری مغفرت کر، ایسی مغفرت جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر رحم کر بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے ولا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر:6326)

دربارِ خلافت

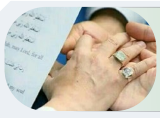

26 نومبر 2019ءخصوصی پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع پچاسواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نظام سلسلہ کی پابندی اور احترام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزفرماتے ہیں:

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا پچاسواں سالانہ مرکزی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے نیز آپ اس موقع پر سالانہ اجتماعات کی تاریخ پر ایک سوونیئر بھی شائع کر نا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین۔

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اس بارے میں مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے ۔میرا پیغام یہ ہے کہ ان مقاصد کو مدِنظر رکھیں جن کے لیے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی گئی تھی اور انہیں اپنے خلافت سے مضبوط تعلق میں استعمال کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ احمدی نوجوانوں کی ذیلی تنظیم ہے جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1938ءمیں قادیان میں رکھی۔آپ چاہتے تھے کہ احمدی نوجوانوں کی بہترین دینی تربیت کی جائے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کا عمدہ نمونہ اپنے وجود میں پیش کرسکیں۔ہر نسل پہلی نسل کی پوری قائم مقام ہو اور جانی اور مالی قربانیوں میں پہلوں کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔

اسی طرح آپؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو نصائح فرمائیں ان کا ملخص یہ تھاکہ قومی ترقی کا تمام تر انحصارنوجوانوں پر ہوتا ہے اگر کسی قوم کے نوجوان ان روایات کے صحیح طور پر حامل ہوں جو اس قوم میں چلی آتی ہوں تو وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔لیکن اگر آئندہ پود نکمّی ہو تو قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی بلکہ جو ترقی حاصل ہوچکی ہے وہ بھی تنزل سے بدل جاتی ہے۔اس ضمن میں حضور نے نظام سلسلہ کی کامل پابندی کرنے نیز خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں مذکورہ امور کی طرف توجہ دلائی۔آپ نے نصیحت فرمائی کہ احمدیت کے متعلق دلوں میں جذبۂ احترام پیدا کریں۔استقلال کا مادہ پیدا کریں۔محنت کی عادت ڈالیں۔اجتہادات اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں۔وسعتِ نظر پیدا کریں اور حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کریں۔دیانت کی روح پیداکریں۔خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیں۔سچائی کو اختیار کیا جائے ۔اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔اگر کوئی قصورہو جائے تو سزا برداشت کرنے کے لیے تیار رہیں۔جو شخص قوم کے لیے فنا ہوتا ہے وہ فنا نہیں ہوتا۔قومی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں انفرادی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔صرف اپنی اصلاح نہ کی جائے بلکہ ماحول کی بھی اصلاح کی جائے۔اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے۔

پس ان تمام مقاصد کو اپنے پیش نظر رکھیں۔خلیفۂ وقت کی رہ نمائی اور دعاؤں سے اپنے پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔خلیفۂ وقت کی تمام نصائح پر عمل کریں اور کامل اطاعت اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ بنیں۔خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اسلام و احمدیت کی تبلیغ سے کبھی غافل نہ ہوں۔ہر پہلو سے اپنے دینی،اخلاقی اور روحانی معیاروں کو بلندتر کرتے چلے جائیں اور نیکی اور روحانیت میں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات کا وارث بنائے۔آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

محبتوں کے سفیر

ہمارے حق میں آوازیں کہاں سے آتی ہیں
کبھی زمیں سے کبھی آسماں سے آتی ہیں

فقط ہم ہی ہیں جہاں میں محبتوں کے سفیر
یہ خوشبوئیں تو ہوا کی اذاں سے آتی ہیں

وہ ہم ہی ہیں جو کریں گے جہانِ نو تعمیر
گواہیاں یہ ہماری قرآں سے آتی ہیں

ہم ہی بتائیں گے دنیا کو اے خزاں زادو
بہاریں آنکھ کے اَشکِ رواں سے آتی ہیں

بھرا ہے پھولوں پھلوں سے چمن خلافت کا
جو برکتیں ہیں مسیح الزماںؑ سے آتی ہیں

جو روز ٹوٹتیں اُمّت پہ آفتیں، سوچو
خدا ہے اِن کا تو پھر یہ کہاں سے آتی ہیں

اندھیرے ہوتے ہیں دِل کے دعاؤں سے روشن
شمعیں ہُدا کی یہ ربِّ رَحماں سے آتی ہیں

عبدالجلیل عبادؔ۔ جرمنی

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

دنیا بھر کے مخلص احمدیوں کی وقف جدید کے حوالہ سے مالی قربانیوں کے ایمان افروز اور قابل تقلید واقعات کا پُر اثر تذکرہ

تحریکِ وقفِ جدید کے 62 ویں سال کے دوران کل جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے 96 لاکھ 43 ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی

اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں زیادہ برکت دی جائے گی (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایسے لوگ عطا فرمائے جو خدا کی محبت کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتے تھے

غربت کی حالت ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے دین کے لیے مالی قربانی کی جائے تو یہ اصل قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بنتی ہے

اخلاص میں دیا ہوا یہ تھوڑا سا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا قبول ہوتا ہے کہ کئی گنا بڑھا کر پھر اللہ تعالیٰ واپس کرتا ہے

اگر ہم توحید کا جھنڈا لہرانے اور دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے کے نیچے لانے کی دعائیں نہیں کرتے تو ہمارے نئے سال کی مبارکبادیں سطحی مبارکبادیں ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 3 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں خدا تعالیٰ کو پانے، اُسے پہچاننے، اُس پر ایمان مضبوط کرنے کے جو وسائل خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ اس وقت میں اپنے مضمون کے حوالے سے ایک وسیلے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کروں گا جو پانچویں وسیلے کے طور پر آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

''پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ: 41) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ۔ 4) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔''
(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 418-419)

پھر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر فرمایا کہ

''تمہارے لیے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لیے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔''
(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ چاہیے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس، ہر شخص یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔
(ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 41)

آپؑ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جن کو علم نہیں، جو نئے آنے والے ہیں، جو لاپروائی کرتے ہیں یا لاپروائی نہیں بھی کرتے تو بعض دفعہ مالی قربانی کرنے کا احساس نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مخلصین ہیں جن کو جب چندے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے مالی قربانی میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں گذشتہ کئی سال سے جماعتی نظام کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ نئے آنے والوں کو مالی نظام یا مالی قربانی کے نظام میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے ایک پینس (pence) دینے کی ہی استطاعت رکھتا ہو تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق ایک پینس دے۔ بعض جگہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ مالی کشائش کے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں یا جماعتی نظام افریقہ میں یا غریب ملکوں میں بعض جگہوں پہ بعض لوگوں کو بعض دفعہ یہ کہہ دیتا ہے یہاں بعض لوگ اپنے غریب رشتہ داروں کی طرف سے چندے کی ادائیگی کر دیتے ہیں یا غریبوں کی طرف سے رقم دے دیتے ہیں کہ اچھا یہ ہماری طرف سے چندہ ہے۔ ٹھیک ہے یہ بھی ایک نیکی ہے لیکن ان لوگوں کو، چاہے وہ غریب ہیں خود حصہ لینا چاہیے جتنی بھی اس کی استطاعت ہو۔ صرف مال جمع کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کے دین کے لیے قربانی کرنا مقصد ہے۔ پس جہاں جماعتی نظام اس طرح چندہ وصول کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسی باتیں میرے علم میں آ جاتی ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیا اور کسی کے نام پہ ڈال دیا وہ غلط کرتا ہے۔

بہرحال عمومی طور پر میں نے دیکھا ہے بلکہ مالی قربانیوں کی جو رپورٹس آتی ہیں ان میں خاص طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ غریب لوگوں کی مالی قربانیوں کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے اور میں اکثر اپنے خطبات میں ان کا ذکر بھی کر دیتا ہوں، بیان بھی کر دیتا ہوں۔ بعض کی قربانیاں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اگر کسی کے پاس مال کی فراوانی ہو، بے شمار مال ہو، دولت ہو اور اس میں سے کچھ دے دیا جائے تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن تنگی کے حالات ہوں، غربت کی حالت ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے دین کے لیے مالی قربانی کی جائے تو یہ اصل قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کچھ کتب کی اشاعت کے لیے کچھ رقم کی ضرورت پڑی اور جب کسی دوست کو کہا گیا کہ یہ ضرورت ہے، اپنی جماعت میں تحریک کریں تا کہ اتنا چندہ وہ جماعت ادا کردے تو بجائے جماعت میں تحریک کرنے کے اپنی طرف سے انہوں نے اپنے جو تنگ حالات تھے، اتنی کوئی کشائش بھی نہیں تھی یا کہنا چاہیے کہ تنگ حالات ہی تھے لیکن اس کے باوجود وہ رقم مہیا کر دی اور تاثر یہ دیا کہ جس طرح اس شہر کی جماعت نے یہ رقم دی ہو اور پتا بھی نہیں لگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں بھی نہیں آیا اور یہ ذاتی قربانی پھر اس وقت ظاہر ہوتی ہے، اس وقت اس کا پتا چلتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی جماعت کے ایک دوسرے شخص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے عین ضرورت کے وقت بڑی مدد کی ہے۔ اور جب ان کو پتا چلا کہ وہ قربانی تو ایک شخص نے ہی کی تھی تو باقی جماعت کے لوگ اس پہ ناراض ہوئے کہ ہمیں اس خدمت کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔یہ ادائیگی کرنے والے منشی ظفر احمد صاحبؓ تھے جنہوں نے اس وقت اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے یہ رقم مہیا کی تھی۔ یقیناً ان کی بیوی بھی اس قربانی میں شامل تھی۔ منشی اروڑا صاحبؓ منشی ظفر صاحبؓ کے دوست تھے اور اسی جماعت کے تھے انہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا جب آپؑ کے ذریعہ اس قربانی کا پتا چلا تو وہ کئی مہینے تک منشی ظفر احمد صاحبؓ سے ناراض رہے کہ کیوں ہمیں نہیں بتایا اور کیوں خود ہی یہ رقم مہیا کی۔ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 97-98)

تو ایسے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے جو خدا کی محبت کے حصول کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتے تھے۔ یہ وہ نمونہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے قائم فرمایا اور جس پر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں نے عمل کیا۔ اور یہ اس وقت کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کس طرح مختلف تحریکات میں مالی قربانیاں دیتے ہیں اور اپنے پر تنگیاں وارد کر کے مالی قربانیاں کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی جو کسی کا ادھار نہیں رکھتا ان کو کس طرح لوٹا بھی دیتا ہے۔ چند واقعات اور چند مثالیں اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آج کیونکہ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی ہونا ہے اس لیے عموماً یہ واقعات وقفِ جدید کے حوالے سے ہیں۔

گیمبیا کے ایک لوکل مشنری کیباجالو (Kebba Jallow) صاحب ہیں۔ وہ واقعہ بیان کرتے ہیں اور اس واقعہ میں پتا لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے، قربانی کرنے والوں سے سلوک ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک نومبائع احمدی دوست عبداللہ ای جاوو (Abdullie Jawo) صاحب جن کا تعلق ایک گاؤں سے ہے وہ مکئی اور گراؤنڈ نَٹ کی فصل بوتے تھے لیکن گذشتہ چند سالوں سے کوئی خاص فصل نہیں اُگ رہی تھی۔ اس سال انہوں نے گراؤنڈ نَٹ کے بیج فروخت کر کے اپنا وقفِ جدید کا چندہ ادا کر دیا جو تقریباً سات سو ڈلاسی تھا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے کھیتی کے کام میں، زمیندارے میں برکت ڈالے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مالی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی فصل میں اتنی برکت ڈالی کہ گذشتہ سال کی نسبت انہیں تین گنا منافع ہوا۔ چنانچہ فصل کاشت کرنے کے بعد انہوں نے مزید ایک ہزار ڈلاسی وقف جدید میں ادا کیا۔

پھر گیمبیا کے شمال میں واقع ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک دوست عثمان صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ سال انہوں نے وقف جدید کے لیے ایک بالٹی مکئی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب امیر آدمی کے پاس کشائش ہے اگر کوئی لاکھوں پاؤنڈ رکھنے والا ہزار ڈالر یا ہزار پاؤنڈ یا پانچ ہزار پاؤنڈ بھی دے دیتا ہے تو اس کے لیے کوئی ایسی خاص قربانی نہیں لیکن یہ لوگ جو اپنے کھانے کے لیے، اپنے زمینداری کے لیے جنس رکھتے ہیں۔ اب ایک بالٹی مکئی جو ہے اس کی ایک شہر میں رہنے والے کے لیے، یورپ میں رہنے والے کے لیے کوئی حیثیت نہیں لیکن ان کے لیے ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اس کا، ایک بالٹی مکئی کا انہوں نے وعدہ کیا تھا جو شاید یہاں آپ کو پانچ، چھ پاؤنڈز میں مل جائے۔ کہتے ہیں اگرچہ گذشتہ سال بہت کم فصل ہوئی تھی اور صرف بارہ بوریاں آمد ہوئی تھی۔ مشکل سے ان کے گھر کے خرچ پورے ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہتے ہیں کہ نتیجہ یہ نکلا کہ اس سال تیس بوریاں مکئی کی ان کو مل گئیں اور اس کے علاوہ بھی ایک فصل ہے، کوئی چیز ہے اس کی پندرہ بوریاں ملیں۔ تو اخلاص میں دیا ہوا یہ تھوڑا سا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا قبول ہوتا ہے کہ پھر کئی گنا بڑھا کر اللہ تعالیٰ واپس کرتا ہے اور یہی پھر ان کے لیے اللہ تعالیٰ کو پہنچنے، اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

کیمرون کے معلم ہیں وہ ایک اَور مثال اللہ تعالیٰ کے فضل کی لکھتے ہیں۔ ڈگوئی گاؤں کے ایک نومبائع احمدو صاحب ہیں۔ ان کو جب چندہ وقف جدید کے لیے بتایا گیا تو انہوں نے دو بالٹیاں مکئی چندے میں دے دیں۔ اب یہ چھوٹی چھوٹی قربانی ہے جو لوگ کر رہے ہیں، اور معلم کو بتایا کہ میرا فارم جو ہے اچھا نہیں ہے کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے تو میں اس پہ زیادہ تر توجہ نہیں دے سکا۔ گورنمنٹ مدد کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے لیے بھی حکومت کو کچھ رقم جمع کرانی پڑتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں پھر حکومت بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس یہ رقم نہیں تھی۔ میں یہ بھی دے نہیں سکتا تھا۔ میرا نام اس لسٹ میں تو تھا لیکن مجھے ملے گا کچھ نہیں کیونکہ میں نے رقم جمع نہیں کرائی۔ پھر کہتے ہیں معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ تہجد بھی پڑھنا شروع کریں اور دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تو معلم صاحب کہتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ چند دن پہلے میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لیں اور میں نے حکومت کو رقم ادا بھی نہیں کی تھی جو کچھ ادا کرنی ضروری تھی اس کے باوجود جو متعلقہ محکمہ ہے اس نے کھیتوں کے لیے، پانی کے لیے جو پمپنگ مشین تھی وہ بھی ان کو دے دی اور اس کے علاوہ پانچ لاکھ فرانک سیفا فصلوں کے بیج کے لیے بھی دے دیے اور انہوں نے اپنے فارم پر بڑی محنت سے کام شروع کر دیا اور امید ہے کہ اس کی وجہ سے ان کی فصل اچھی بھی ہو گی۔ کہنے لگے خدا تعالیٰ نے میری حقیر سی قربانی کو قبول کیا اور اس کے بدلے میں مجھے انعامات سے نوازا اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے چندہ وقفِ جدید کو دوگنا کر کے ادا کیا۔

انڈونیشیا کے مربی سلسلہ نور خیر صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک میاں بیوی جو سادہ زندگی گزار رہے ہیں لیکن باقاعدہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ جو بھی کمائی ہوتی ہے اس میں سے کچھ رقم چندے کے لیے الگ کر کے ایک بکس میں ڈال دیتے ہیں اور جب بھی مبلغ ان کے پاس دورے پر جائے تو وہ رقم چندے میں پیش کردیتے ہیں۔ کہیں دور دراز جزیرے میں رہتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک سال سے زیادہ عرصے کے لیے اس جماعت میں کوئی مبلغ نہیں جا سکا لیکن اس کے باوجود چندے کی رقم باقاعدگی سے جمع کرتے رہے اور ایک سال کے بعد جب مبلغ وہاں دورے پر گیا تو اس بکس میں کافی رقم جمع ہو گئی تھی جو انہوں نے چندوں میں ادا کر دی۔ کہنے لگے کہ اس دفعہ ہمیں کافی منافع ہوا ہے اور ہمیں اس وجہ سے چندے کی برکات پر یقین بھی آگیا ہے اور ایمان مزید مضبوط ہوا ہے اور ہم نے ان برکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمیں کسی نے دھوکا دیا۔ تو سوچا کہ کیا وجہ ہے دھوکے کی۔ غور کیا تو ہمیں پتا چلا کہ ہم نے چندہ صحیح طرح ادا نہیں کیا تھا۔ اس لیے ہمارا نقصان ہوا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے انہوں نے بڑی احتیاط سے اپنی جو آمد تھی اس کے صحیح حساب کے مطابق ڈبہ کو بھرنا شروع کیا، اس میں رقم ڈالنی شروع کی اور کہتے ہیں جب تک ہم چندے کی رقم علیحدہ نہ کر لیں ہمیں سکون اور اطمینان نہیں ملتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے نقصانات کو بعضوں کی اصلاح کا بھی ذریعہ بناتا ہے اور پھر اس سے ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

انڈونیشیا کے مبلغ بشیر الدین صاحب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے اپنا چندہ وقفِ جدید پانچ لاکھ انڈونیشین روپیہ ادا کیا۔ انڈونیشین روپے کی ویلیو بہت کم ہے۔ بہرحال ان کے حساب سے یہ بھی کافی ہے۔ چند دنوں کے بعد کسی نے اپنی زمین ان کو بیچی جو انہوں نے پندرہ ملین میں خریدی اور چند ہفتوں کے بعد ہی پچاس ملین میں کسی اَور شخص نے یہ زمین ان سے خرید لی۔ کہتے ہیں ان کا اب یہ یقین ہے کہ چندہ وقف جدید کی برکت سے تھوڑے ہی وقت میں مجھے پینتیس ملین کا منافع ہو گیا۔ ایک دنیادار اس کو اپنی کاروباری ہوشیاری سمجھے گا کہ دیکھو میں نے کتنا ہوشیاری سے کاروبار کیا کہ چند ہفتوں میں پندرہ ملین سے پینتیس ملین بنا لیا لیکن جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو اس کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو اس کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں ان کے دل میں کیا احساس پیدا ہوا؟ یہ کہ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چندہ دیا تھا، قربانی کی تھی تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑھا کر ادا کر دیا۔

ایمان میں مضبوطی کی ایک اَور مثال انڈونیشیا کی ہی ہے۔ معصوم صاحب وہاں ہمارے مبلغ ہیں لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نے روزگار کے حصول کی خاطر ایک جزیرہ سولہ بیسی میں ہجرت کی۔ شروع میں بہت تنگ حالات تھے۔ یہاں تک کہ رہنے کے لیے ان کے پاس جگہ نہیں تھی اور انہیں مشن ہاؤس میں رہنا پڑا۔ پھر انہوں نے مچھلیوں کو خرید کر آگے بیچنا شروع کیا۔ معمولی سا کاروبار شروع کیا۔ بڑی محنت کی۔ بہت کم آمدنی کے باوجود یہ مالی قربانی میں پیچھے نہیں ہٹے اور کچھ عرصے بعد ہی ان کے حالات بدلنے لگے۔ یہ کہتے ہیں کہ اب ان کا وقفِ جدید کا چندہ اس علاقے میں سب سے زیادہ ہے اور موصی بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب میری مالی قربانی کا نتیجہ ہے۔

گیمبیا میں ایک دوست عبدالرحمٰن صاحب ہیں۔ کہتے ہیں انہیں اپنے بچے کی سکول فیس بھرنے میں بہت دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا انہوں نے سینٹرل مبلغ صاحب کو بتایا کہ مجھے بڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ مالی حالات ٹھیک نہیں تو مبلغ نے انہیں کہا کہ چلیں آپ یہ دیکھیں کہ مالی قربانی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ پہ فضل کرے گا۔ انہوں نے دو سو پچاس ڈلاسی چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ چندہ ادا کرنے کے ٹھیک ایک ہفتے کے بعد انہیں پانچ ہزار ڈلاسی ماہانہ اجرت پر ملازمت مل گئی جس سے وہ بآسانی اپنے بچے کی سکول فیس بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزمرہ کی دیگر ضروریات بھی مہیا ہو گئیں اور موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل کو لوگوں میں بہت بیان کرتے پھرتے ہیں کہ چندے کی برکات سے مجھ پہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جہاں میرے ایمان کو مضبوط کیا وہاں میرے رزق میں بھی بہت برکت ڈالی۔

غریب کس طرح قربانی کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ اس توکل کا مان رکھتا ہے۔گنی بساؤ کے مشنری صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست مونٹیرو کمارا (Monteiro Camara) صاحب کو ان کے وقفِ جدید کے وعدے کی ادائیگی کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو کہنے لگے کہ میرے پاس اس وقت چار ہزار فرانک سیفا ہیں جو میں نے آج کے کھانے کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ بہت معمولی اس کی ویلیو ہے۔ ان کے خاندان بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے کے لیے چار ہزار سیفا رکھے ہوئے تھے۔ تو بہرحال کہتے ہیں کچھ کرتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے وہی رقم چندے میں ادا کر دی جو کھانے کے لیے رکھی تھی اور کھانا کھانے کے لیے کسی سے ادھار لے لیا بلکہ ادھار لینے کے لیے چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ اگلے دن ہی ان کی بیٹی شہر سے آئی جو ان کے لیے دو بوریاں چاولوں کی اور ایک کنستر تیل کا اور کچھ پیسے اور دوسری چیزیں لے کر آئی اور ان کو اس بات پہ یقین ہو گیا کہ جو پیسے میں نے اپنے کھانے کے لیے رکھے تھے اللہ تعالیٰ نے اس میں چندہ دینے کی وجہ سے ایسی برکت ڈالی کہ بے شمار چیزیں مجھے اگلے دن ہی کھانے کے لیے مل گئیں یعنی یہ بھوکے رہ کر قربانی کرنے والے لوگ ہیں۔

پھر ایک اَور مثال ہے امیر صاحب فرانس نے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو کس طرح بڑھاتا ہے۔ فرانس کے ایک عرب دوست ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے وقف جدید کا پچھلا، گذشتہ

سال کا میرا خطبہ سنا جس میں میں نے مالی قربانی والوں کی مثالیں بیان کی تھیں جیسے آج کر رہا ہوں۔ کہتے ہیں اس خطبے کا میرے پر بڑا اثر ہوا۔ ان کی عمر46سال ہے۔ کہتے ہیں میں شدید مالی مشکلات کا شکار تھا اور پہلے کبھی مجھے اتنی مالی تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ بینک سے بھی قرض لینا پڑا۔ بینک والے بھی میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ قرض واپس کرو۔ مجھے وارننگ مل چکی تھی کہ اگر میں نے اپنا حساب کلیئر نہ کیا تو میرا اکاؤنٹ بند کر دیں گے بلکہ بعض دفعہ پھر جرمانہ بھی ہو جاتا ہے۔ انہی دنوں کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے میں اجلاسِ عام ہوا۔ اجلاس سے تھوڑی دیر قبل ہی میرے ایک دوست نے زبردستی مجھے 20 یورو دے دیے۔ میں نے یہ پیسے اپنی جیب میں رکھ لیے کہ اگلے چند دنوں میں میرے کام آئیں گے۔ اَور تو کچھ تھا نہیں میرے پاس۔ کہتے ہیں میں نے بیس یورو رکھ لیے لیکن جب میں اجلاس پر گیا تو وہاں سیکرٹری مال نے جب چندے کی بات کی تو میں نے وہ بیس یورو چندے میں دے دیے۔ چند دن کے بعد مجھے اپنے بینک سے ایک ٹیلی فون کال آئی تو کہتے ہیں مجھے کیونکہ بُری خبریں سننے کی عادت ہو گئی تھی۔ حالات بہت خراب ہو رہے تھے میں نے سوچا کہ کوئی بری خبر ہی ہو گی۔ بینک والوں نے اب مزید کوئی سختی مجھ پہ کرنی ہے لیکن بینک والوں نے مجھے بتایا کہ متعلقہ ادارے نے انہیں آرڈر کیا ہے کہ میرا بینک اکاؤنٹ بند نہ کیا جائے اور جو چھ سو یورو کی رقم منفی میں تھی ان کے اکاؤنٹ میں اس کو پلس کر دیں، اس کو جمع کر دیں، کریڈٹ کر دیں۔ کہتے ہیں میرے لیے یہ بڑی حیرانی والی بات تھی کیونکہ بینکوں کے رویے تو بڑے سخت ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کچھ ہی دن بعد میرے کام کی انشورنس نے مجھے ایک بڑی رقم ادا کر دی جو ایک مدت سے رُکی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ سارے واقعات وقفِ جدید کا خطبہ سننے اور معمولی رقم چندے میں دینے کے بعد پیش آئے۔ پہلے میں سوچا کرتا تھا کہ میرے ساتھ بھی معجزات ہو سکتے ہیں؟ ان لوگوں کے معجزات کے بڑے واقعات سناتے رہتے ہیں۔ میرے ساتھ تو نہیں کبھی ہوا لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مجھے چندے کی برکات کا نمونہ دکھایا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی معجزات ہوتے ہیں۔

ہیٹی کے مبلغ قیصر صاحب لکھتے ہیں ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سلوک اور ایمان مضبوط کرنے کا ایک اَور واقعہ ہے۔ اب یہ واقعات مختلف جگہوں کے ہیں، کوئی افریقہ میں ہے، کوئی امریکہ میں ہے، کوئی یورپ میں ہے، کوئی شمال میں ہے، کوئی جنوب میں ہے اور آپس میں ان کا رابطہ اور تعلق بھی کوئی نہیں لیکن ملتے جلتے واقعات ہیں۔ پورٹ آف پرنس کے ایک نَو احمدی ابراہیم صاحب چند دن قبل دفتر سے گھر جا رہے تھے۔ راستے میں ان کی ایک فائل گر گئی جس میں بعض ضروری کاغذات اور سندات تھیں اور 13ہزار گورد (gourde)کی رقم تھی، ان کے ہاں جو وہاں کرنسی ہے۔ انہوں نے واپس جا کر سارا رستہ چیک کیا۔ انہیں فائل نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں عہد کیا کہ میں نے وقفِ جدید کا جو ایک ہزار گورد کا وعدہ کیا تھا وہ ضرور پورا کروں گا ۔چاہے میرے پاس پیسے ہوں یا نہ ہوں ۔کہیں سے لے کے کر دوں گا ۔چنانچہ میں نے کسی سے قرض لے کر وعدے کے مطابق اپنا چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ چندہ دیا تھا تو اسی دن شام کو جس دن چندہ ادا کیا کسی نامعلوم شخص کا فون آیا کہ آپ کی فائل میرے پاس ہے۔ مجھ سے آ کر لے جائیں۔ کہتے ہیں میں فوراً پہنچا تو اس شخص نے مجھے فائل پکڑا دی اور کہنے لگا کہ مجھے آپ کا پتہ تلاش کرنے کے لیے فائل اندر سے دیکھنی پڑی تھی اس لیے میں نے آپ کی فائل بھی کھولی ہے۔ آپ اپنی رقم اور کاغذات چیک کر لیں۔ میں نے چیک کیا تو تمام رقم اور کاغذات فائل میں موجود تھے۔ کہتے ہیں اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ محض چندے کی برکت تھی جس کی وجہ سے میرے گم شدہ کاغذات جو ضروری کاغذات تھے وہ بھی مجھے مل گئے اور رقم بھی جن کا ملنا بظاہر مشکل تھا۔

مبلغ انچارج گنی کناکری کہتے ہیں کہ کنڈیا ریجن کے ایک گاؤں کے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب کو جب وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو پہلے تو انہوں نے کچھ پس و پیش کیا۔ پھر اپنا وعدہ ادا کر دیا۔ چندے کی ادائیگی کے کچھ عرصے بعد انہوں نے ہمارے لوکل مشنری کو بتایا کہ جماعت احمدیہ واقعةً الٰہی جماعت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حکومت کا ملازم ہوں اور عرصہ ہوا میری ایک ٹانگ حادثے میں ٹوٹ گئی تھی جو کہ مناسب میڈیکل سہولت نہ ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر جڑ نہ سکی جس کی وجہ سے میری ایک ٹانگ چھوٹی رہ گئی جس کی مجھے مسلسل تکلیف رہتی تھی۔ اب کچھ عرصے سے میں پیسے جمع کر رہا تھا کہ مجھے ایک ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کا آپریشن ہو جائے تو یہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس بار کچھ پیسے جمع ہو گئے تھے کہ میں اپنی ٹانگ کا آپریشن کروا لیتا لیکن جب مشنری نے چندے کی تحریک کی تو میں نے سوچا کہ اس دفعہ چندہ رہنے دیتا ہوں۔ نہیں دیتا اور اپنے آپریشن کی رقم رکھ لیتا ہوں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی۔ پھر مجھے خیال آیا کہ نہیں اللہ پر توکل کرتے ہوئے ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی اس بات کو دو دن نہیں گزرے تھے کہ میرے دفتر کی طرف سے مجھے خط آیا کہ میرے آپریشن کا سارا خرچ حکومت ادا کرے گی اور میں جہاں چاہتا ہوں اپنا علاج کروا سکتا ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف چندے کی برکت سے ہی ہوا ہے۔ پس یہ کوئی اتفاقی باتیں نہیں ہیں۔ یہ ان لوگوں پر جو اس پر توکل کرتے ہیں ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سلوک ہیں اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔

قادیان سے مامون رشید صاحب سیکرٹری وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں سولیجہ صاحب ان کا اس سال چندہ وقف جدید بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے بقایا تھا۔ ان کے بھائی نے ان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اب سال کا اختتام ہے اس کی جلدی ادائیگی کرو لیکن ان کے اکاؤنٹ میں اس قدر رقم نہیں تھی کہ مکمل چندہ ادا کر سکیں بلکہ کل رقم کا صرف تیس فیصد ہی اکاؤنٹ میں موجود تھا۔ موصوف بڑے فکر مند تھے کہ کس طرح مکمل ادائیگی کریں۔ آخر جو رقم اکاؤنٹ میں تھی وہی انہوں نے چندہ ادا کر دی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ طور پر چند ہی لمحات میں اکاؤنٹ میں اتنی مزید رقم آ گئی جس سے وہ بقایا بھی ادا کر سکتے تھے چنانچہ اسی وقت انہوں نے وہ رقم اپنے وعدہ کے مطابق ادا کر دی۔ کہتے ہیں کہ ہمیشہ وعدہ جات سال کے اختتام سے پہلے ادا کر دیا کرتے تھے لیکن اس سال ان کی اور ان کے بچے کی بیماری کی وجہ سے بقایا رہ گیا تھا۔ وہ اس بات سے بڑے پریشان بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس کا انتظام کر دیا اور کہتے ہیں میرے ایمان میں یہ تقویت کا باعث بنا۔

انڈیا سے ہی عبدالمحمود صاحب انسپکٹر وقف جدید ہیں وہ بھی ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ضلع بیربھوم کے ایک گاؤں، بنگال کا ایک گاؤں ہے۔ اس کا یہ واقعہ ہے کہ ان صاحب کی کریانے کی ہول سیل کی دکان ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی چلتی ہے۔ موصوف روزانہ دکان کھولتے ہی سو روپیہ ایک صندوق میں باقاعدگی سے ڈالتے تھے جس سے اپنے وعدے کے مطابق چندے کی ادائیگی کر دیتے تھے۔ صبح آ کر پہلا کام یہ کرتے تھے کہ ایک بکس میں سو روپیہ ڈال دیا ۔ کہتے ہیں ایک دن ان کی دکان میں خریداری کے لیے بہت کم لوگ آئے اور جو خرچ تھا وہ پورا نہیں ہو رہا تھا۔ اگلے دن انہوں نے یہ نہیں کیا کہ سو روپیہ نہ ڈالے ہوں۔ اگلے دن دکان کھولتے ہی موصوف نے سو کے بجائے تین سو روپے اس صندوق میں ،بکس میں ڈال دیے اور دل میں سوچا کیوں نہ آج اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ اسی دن دوپہر کے بعد کہتے ہیں میرے پاس آٹھ خریدار آئے۔ تھوک کا کام تھا اور بڑا کاروبار تھا۔ اس میں وقت لگتا ہے، بوریاں اٹھوائی ہوں گی ۔کہتے ہیں میں اتنا مصروف ہو گیا کہ اس میں سے ایک خریدار کو یہ کہہ کر واپس بھیجنا پڑا کہ کل آ جانا اور باقی لوگوں کو سامان دیتے دیتے رات دیر ہو گئی اور کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس دن کافی کمائی ہوئی اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب انسان پر خوش ہوتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان دونوں ہاتھوں سے نہیں سنبھال سکتا۔

گنی بساؤ اوئیو (Oio) ریجن کے مشنری عبدالعزیز صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ایک ضعیف بوڑھی خاتون مسکوتہ (Mascuta) صاحبہ ہیں۔ ان کو وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو کہنے لگیں کہ میں نے وعدے کے مطابق رقم جمع کر کے رکھی ہوئی تھی لیکن کل رات اپنے بھائی کی طرف جا رہی تھی کہ راستے میں وہ رقم کہیں گم گئی ہے، گر گئی ہے۔ میں وہ رقم تلاش کر رہی ہوں۔ جونہی مجھے رقم ملے گی میں ادائیگی کر دوں گی۔ اس کے بعد وہ رقم تلاش کرتی رہیں لیکن کہیں نہیں ملی۔ اس پر انہوں نے اپنی بیٹی سے کچھ رقم ادھار لے کر وقفِ جدید میں ادا کر دی اور یہ رقم ادا کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ اپنی گری ہوئی تھیلی ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ کہتی ہیں ابھی میں چند میٹر دور گئی تھی کہ وہی رقم جو پلاسٹک کے ایک لفافے میں بند تھی سڑک کے درمیان میں پڑی ہوئی مل گئی۔ اس پر بہت خوش ہوئیں اور اگلے دن واپس آئیں اور اپنے وعدے کے مطابق ادائیگی مکمل کی اور پھر یہ لوگوں کو بتانے لگیں کہ چندے کی، وقفِ جدید کے چندے کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گم شدہ رقم واپس دلا دی۔

مالی کے ریجن سکاسو کے ایک مبلغ احمد بلال صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع احمد جلا صاحب مشن ہاؤس آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ پہلے باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے تھے لیکن پھر کچھ مالی مشکلات کی وجہ سے چندہ ادا نہیں کر پائے۔ ایک روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ لوگ ایک مجمع کے ساتھ ایک وسیع راستے پر چل رہے ہیں اور یہ راستہ آگے جا کر بہت سے راستوں میں تقسیم ہو گیا ہے لیکن آگے تقسیم ہونے والے سارے راستے انتہائی خراب اور دشوار گزار ہیں۔ اس موقعے پر انہوں نے دعا کی تو آسمان سے ایک سواری آئی جو انہیں لے کر آسمان کی طرف چلی گئی اور پھر جب خراب راستہ ختم ہو گیا تو اس سواری نے انہیں دوبارہ وسیع راستے پر اتار دیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے انہیں بتایا کہ یہ سواری تمہیں تمہارے چندے کی ادائیگی کی وجہ سے لینے گئی تھی۔ کہتے ہیں بعض اوقات مشکل آتی ہیں مگر ایک احمدی جو باقاعدگی سے خدا کی راہ میں چندہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت ان میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس نومبائع نے چندہ ادا کیا اور کہا کہ آئندہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ چندے کی ادائیگی میں کبھی سستی نہیں کرے گا۔ کیا یہ بھی کوئی اتفاق ہے۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اروشا ریجن کی ایک جماعت میں چندے کی تحریک کی گئی تو ایک غریب خاتون فاطمہ صاحبہ جو کیلے اور پھل بیچ کر گزارہ کرتی ہیں انہوں نے دو دن کی تمام آمدنی وقفِ جدید میں ادا کر دی اور اپنی فیملی کو بھی باقاعدہ وقفِ جدید میں شامل کروایا۔ اسی طرح جماعت کی ایک اَور ضعیف خاتون ہیں ان کو بھی تحریک کی گئی تو اگلے دن صبح آٹھ بجے خود مشن ہاؤس آئیں اور پانچ ہزار شلنگ وقفِ جدید میں ادا کیے۔ اب یہ وہ لوگ ہیں (جن کے متعلق) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کو دیکھ کر کہ کس طرح قربانیاں کرتے ہیں۔(ماخوذ از ضمیمہ رسالہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد11 صفحہ 313 حاشیہ) اور توجہ دلانے پر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ توجہ دلائی جائے تو یہ لوگ قربانی بھی کرتے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب نے ہی ایک اَور واقعہ لکھا ہے کہ گذشتہ سالوں سے ملک کے معاشی حالات نہایت تنگ ہیں لیکن احمدی بہت اخلاص سے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اروشا شہر کے ایک

دوست وزیری صاحب جو کہ اخبار بیچ کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ ان کو جب وقفِ جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی تو انہوں نے حسب توفیق ادائیگی کی اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ میں آئندہ سے روزانہ ایک کپ چائے کا خرچ کم کر کے وہ رقم چندے میں ادا کروں گا۔ اب غریب آدمی اس طرح بھی پیسے بچاتے ہیں کہ ایک پیالی چائے کی نہیں پیوں گا اور اس کا جو خرچ ہے وہ چندے میں ادا کروں گا۔ یہ احساس ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ ہی لکھتے ہیں کہ مارا ریجن کی جماعت کے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ عموماً یہ وقفِ جدید کا سال ختم ہونے سے قبل ہی مکمل ادائیگی کر دیتے ہیں لیکن اس سال معاشی حالات کی تنگی کی وجہ سے ابھی پندرہ ہزار شلنگ ان کے بقایا تھے۔ ان کے پاس معمولی رقم تھی۔ شلنگ کی بھی کوئی ویلیو نہیں۔ بہت کم ویلیو ہے۔ انہوں نے حساب لگایا کہ مہینے کے اختتام پر اگر یہ رقم بھی چندے میں ادا کر دی تو ان کے پاس اخراجات کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ بہرحال انہوں نے اللہ پر توکل کر کے یہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن ہی ان کے دفتر سے فون آیا کہ گذشتہ تین ماہ سے ان کے کچھ بل واجب الادا ہیں وہ کلیئر ہو گئے ہیں اور اسی طرح نئے سال میں ان کی تنخواہ میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ان کا بھی یہ ایمان ہے کہ چندے کی برکت سے ہی کچھ دنوں میں مجھے چھ گنا زیادہ رقم مل گئی۔ کہاں یہ حالت تھی کہ گھر کا خرچہ کس طرح چلے گا اور کہاں یہ حالت کہ اللہ تعالیٰ نے چھ گنا زیادہ رقم دے دی۔

برکینا فاسو کے کایا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی عبدو صاحب ہیں وہ بتاتے ہیں کہ چندہ جات کی ادائیگی میں حصہ تو لیتا تھا مگر باقاعدہ نہیں تھا۔ گذشتہ سال میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ میں چندے کی تمام مدات میں شامل ہونے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں اور جب سے میں باقاعدہ ہوا ہوں میرے تمام معاملات، میرے مال، میرے مویشی، فصل ہر چیز میں برکت شروع ہو گئی ہے۔ غرض یہ کہ کئی ایک مشکلات تھیں جن کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا وہ بھی آہستہ آہستہ حل ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابھی گذشتہ ماہ ہی میری بیوی حاملہ تھی اور ہسپتال کے اخراجات کے لیے میرے پاس پیسے نہیں تھے مگر جب ڈلیوری کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے مدد کی اور سارا انتظام ہو گیا اور ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور بیوی بھی خیریت سے ہے۔ کہتے ہیں یہ سب کچھ میں نے دیکھا ہے اور میں یہی سوچتا ہوں کہ چندے کی برکات سے ہے۔

پھر رشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بدَایاں اَدْوَارد صاحب آرمینین ہیں لیکن رشیا میں رہتے ہیں ۔انہیں کافی مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ قبولِ احمدیت کے ساتھ ہی انہیں جماعت میں مالی قربانی کے نظام سے متعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ ہر ماہ چندہ وقف جدید اور تحریک جدید ادا کرنا شروع کر دیا۔ کام کے سلسلہ میں ملک کے اندر بھی اور ملک سے باہر بھی کافی سفر کرتے ہیں لیکن سفروں میں رہنے کے باوجود باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کا چھوٹا موٹا کام ہے یہ نہیں کہ کوئی بہت صاحبِ حیثیت ہوں اس لیے سفر کرتے ہیں۔

اَدْوَارُد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جنوری 2020ء میں اپنے کام کے سلسلے میں انہوں نے آرمینیا جانا تھا اور وہاں سے کازان جانا تھا۔ یہ کام بہت ضروری تھا لیکن ان کے پاس سفر کے اخراجات کے لیے مناسب رقم میسر نہیں تھی۔ پریشانی بھی تھی دعا بھی کر رہے تھے۔ کہتے ہیں 30دسمبر والے دن ایک ایسی کمپنی سے ان کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کی گئی جس نے یہ رقم انہیں فروری میں ادا کرنی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ اَور بھی لوگ ہیں جنہیں یہ رقم فروری میں ملنی ہے لیکن صرف ان کو یہ رقم فروری کے بجائے دسمبر میں ادا کر دی گئی اور یہ ان کا یقین ہے کہ یہ صرف اور صرف چندے کی برکت ہے ورنہ یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ اتنے لوگوں میں سے یہ رقم صرف مجھے تیس دسمبر کو کیوں دی گئی۔ اور وہ مزید لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلوک اور پیار کا اندازہ صرف ایک احمدی مسلمان کو ہی ہوسکتا ہے۔ اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ایمان مضبوط کرتا ہے۔

آئیوری کوسٹ سے سان پیدرو ریجن کے مبلغ وقار صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پیدرو ریجن میں 2014ء میں فتحاکرو گاؤں میں بیس افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہوئی تھی اور یہاں ایک صاحب تھے جارہ صاحب۔ ان کا پیچھے سے تعلق برکینا فاسو سے تھا۔ اس جماعت کے ایک ایکٹو ممبر یہی تھے اور ایک سال ہو گیا۔ وہ برکینا فاسو واپس چلے گئے تھے۔ ان کے واپس جانے پر کافی پریشانی تھی کیونکہ باقی لوگ اس قدر فعال نہیں تھے۔ ان کی تربیت کی بھی ضرورت تھی۔ بہرحال ان کے بیٹے عیسیٰ جارا جو کہ شادی شدہ ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں ان سے رابطہ کیا گیاانہیں خدام الاحمدیہ کے نیشنل اجتماع پر جانے کے لیے آمادہ کیا گیا۔ انہیں چندے کی اہمیت اور برکات اور نظامِ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے اور دعا کرتے رہنے کے لیے کہا گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد دسمبر میں نیشنل جلسہ سالانہ سے قبل موصوف میرے پاس آئے اور دس ہزار فرانک سیفاکی رقم چندہ میں ادا کر دی۔ اس پر میں نے انہیں حیران ہو کر کہا کیونکہ بظاہر ان کے حالات کے مطابق بہت زیادہ تھی کہ یہ رقم آپ نے کس طرح دے دی؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ جب سے میں نے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے مجھ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل ہو رہے ہیں۔ مجھے میرے کھیت سے دوسروں کی نسبت زیادہ نفع حاصل ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ جو نورانی چہرے والے ہیں لوگوں کو خیر کے راستے کی طرف بلا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو کہ دنیا کو ہدایت کی طرف بلا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی اور کہتے ہیں اب میں باقاعدہ چندہ ادا کروں گا۔

انڈیا سے انسپکٹر وقف جدید ہیں انہوں نے بارہ سال کی ایک بچی کا ذکر کیا ہے کہ وہ کئی سال سے باقاعدگی سے وقف جدید کا چندہ دیتی ہے اور ایک تھیلی میں پیسے جمع کرتی رہتی ہے۔ نہ وہ بول سکتی ہے نہ سن سکتی ہے لیکن جو بھی اس کو رقم ملے وہ جب دوسروں کو چندہ دیتے دیکھتی ہے تو اس کو بھی شوق پیدا ہوا۔

اسی طرح لائبیریا سے ایک مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کی ایک جماعت ہے اس میں مغرب عشاء کے بعد احبابِ جماعت کو میں نے وقف جدید کے چندے کے حوالے سے تحریک کی تو احباب نے حسبِ معمول باری باری اپنا اور اپنے فیملی ممبر کا چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران دو چھوٹے لڑکے عزیزم سلیمان اور عزیزم عبداللہ کمارا مسجد سے اٹھ کر چلے گئے اور کچھ دیر کے بعد دونوں واپس آئے اور بیس بیس لائبیرین ڈالر چندہ ادا کردیا۔ کہتے ہیں کیونکہ عموماً وہاں والدین بچوں کا چندہ دیتے ہیں اس لیے مجھے خیال آیا کہ ان بچوں سے پوچھوں کہ انہوں نے اپنا چندہ خود کیوں دیا ہے۔ اس پر دونوں بچے کہنے لگے کہ ہمیں یہ پتا چلا تھا کہ خلیفۂ وقت کا یہ ارشاد ہے کہ بچے بھی وقفِ جدید میں شامل ہوں۔ اس لیے ہم نے سوچا کہ اب ہم خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق پیسے جمع کرکے خود اپنا چندہ ادا کریں گے۔ دور دراز کے علاقے میں بیٹھے ہوئے بچے جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں لیکن اب یہ اخلاص اور تعلق ہے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی ان کے دلوں میں پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے اخلاص و وفا کو مزید بڑھائے۔ پس بچے ہیں یا بڑے، نومبائعین ہیں یا پرانے احمدی ان کو یہ ادراک حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پانے کا ایک ذریعہ اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے اور پھر بعض کی تو خدا تعالیٰ خود رہ نمائی بھی کرتا ہے جیسے میں نے واقعات میں بھی بتایا۔ یہ لوگ ایسے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے قابلِ رشک کہلانے والے ہیں۔

اب میں وقفِ جدید کے حوالے سے گذشتہ سال کے دوران جو وقفِ جدید کے چندے کی قربانیاں ہوئی ہیں ان کی رپورٹ پیش کروں گا اور نئے سال کا اعلان بھی (کروں گا) ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا باسٹھ واں سال 31دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے۔ اس دوران میں وقفِ جدید میں کلِ دنیا کی جماعتہائے احمدیہ کو چھیانوے لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال سے یہ رقم پانچ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے۔

اس سال برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرِ فہرست ہے اور اس طرح تفصیل یوں ہے کہ برطانیہ نمبر ایک ہے۔ پھر پاکستان ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ۔پھر کینیڈا۔ پھر بھارت۔ آسٹریلیا۔ انڈونیشیا اور پھر مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔ امیر صاحب نے کہا تھا وقفِ جدید میں بڑھ جائیں گے۔ انہوں نے اپنا قول پورا کر ہی دیا۔

دس بڑی جماعتیں جن کا گذشتہ سال کی نسبت مقامی کرنسی میں کافی اضافہ ہو اہے ان میں انڈونیشیا سرِفہرست ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ اس کے بعد دوسری جماعتیں ہیں بہرحال تین بڑی جماعتیں یہ ہیں۔ بھارت نے بھی کافی، خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور کینیڈا، برطانیہ اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں اور پاکستان اور آسٹریلیا کی نسبت بھارت کی مقامی کرنسی میں قربانی کا جو اضافہ ہے وہ ان ملکوں سے زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے پانچویں نمبر پر بھارت ہے۔

اور افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک گھانا ہے۔ نمبر دو نائیجیریا۔ نمبر تین برکینا فاسو ۔نمبر چار تنزانیہ ۔نمبر پانچ بینن۔ نمبر چھ گیمبیا ۔نمبر سات کینیا۔نمبر آٹھ مالی۔ نمبر نو سیرالیون اور دس کانگو کنساشا۔

شاملین کی تعداد کے لحاظ سے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو وقف جدید کے چندے میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار ہے اور اس سال ان کا اضافہ نواسی ہزار ہے۔ eighty-nine thousandکا اضافہ ہوا ہے اور تعداد میں اس سال اضافے کے لحاظ سے نمایاں جماعتوں میں کیمرون نمبر ایک پہ ہے۔ پھر سینیگال ہے۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر نائیجیریا ہے۔ پھر برکینافاسو ہے۔ پھر انڈونیشیا اور پھر اس طرح باقی جماعتیں ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں یہ ہیں نمبر ایک اسلام آباد۔ نمبر دو آلڈرشاٹ۔ نمبر تین ووسٹر پارک۔ پھر برمنگھم ساؤتھ۔ پھر مسجد فضل۔ پھر پٹنی۔ پھر جلنگھم۔ پھر نیو مولڈن۔ پھر برمنگھم ویسٹ اور ہاؤنسلو نارتھ۔ اور ریجنز کے لحاظ سے پہلے پانچ ریجنز یہ ہیں: بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ۔ پھر مسجد فضل ریجن۔ پھر مڈلینڈ ریجن۔ اسلام آباد ریجن۔ پھر بیت الاحسان ریجن۔ دفتر اطفال کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں آلڈر شاٹ نمبر ایک پہ۔ پھرروہمپٹن۔ پھر پٹنی۔ اسلام آباد۔ مچم پارک۔ پھر چیم۔ پھر لیمنگٹن سپا ۔پھر ووسٹر پارک۔ پھر رینز پارک۔ پھر سربٹن۔

پاکستان میں چندہ بالغان کی جو پہلی تین جماعتیں ہیں ان میں اول لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر سوم کراچی ہے۔ پاکستان کرنسی کی ویلیو کی وجہ سے پیچھے چلا گیا ہے۔ اگر گذشتہ سال جتنی اس کی کرنسی کی ویلیو ہوتی تو اس دفعہ پاکستان پھر نمبر ایک پہ ہی ہونا تھا۔ برطانیہ کا اتنا زیادہ کمال بھی نہیں ہے۔ چندہ بالغان میں جو پاکستان کے اضلاع ہیں ان میں اسلام آباد ۔سیالکوٹ۔ راولپنڈی ۔گوجرانوالہ۔ ملتان۔ عمر کوٹ۔ حیدرآباد۔ ڈیرہ غازی خان۔ میر پور خاص اور پشاور۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں ہیں اسلام آباد شہر۔ ٹاؤن شپ لاہور۔ ڈیفنس لاہور۔ دارالذکر لاہور ۔گلشن اقبال کراچی۔ سمن آباد لاہور۔ راولپنڈی شہر۔ عزیز آباد کراچی۔گلشن جامی کراچی اور دہلی گیٹ لاہور۔

وہاں تو ہر طرح کے حالات خراب ہیں اس کے باوجود اللہ کے فضل سے وہاں بھی بڑی قربانیاں دینے والے لوگ ہیں۔ دفتر اطفال میں پاکستان کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں اول لاہور۔ دوئم کراچی اور سوئم ربوہ اور اضلاع کی پوزیشنز اس طرح ہے سیالکوٹ نمبر ایک ۔گوجرانوالہ نمبر دو ۔پھر سرگودھا۔ پھر حیدرآباد۔ پھر ڈیرہ غازی خان۔ پھر شیخو پورہ۔ پھر میر پور خاص۔ پھر عمر کوٹ۔ پھر اوکاڑہ۔ پھر پشاور۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل جماعتیں، لوکل امارات یہ ہیں نمبر ایک ہیمبرگ۔ نمبر دو فرینکفرٹ۔ نمبر تین ڈٹسن باخ۔ نمبر چار گروس گیراؤ اور نمبر پانچ ویزبادن۔ چندہ بالغان میں

وقف جدید میں پہلی دس جماعتیں نوئیس ، روڈر مارک ، نیڈا ، مہدی آباد ، فلورس ہائم ، فریڈ برگ ، بیزہائم ، لانگن ، کوبلنز ، ہناؤ اور پنی برگ ہیں۔ دفتر اطفال میں پہلی پانچ ریجن ہیں، ہیسن ساؤتھ ایسٹ (سود اوسٹ) ہے۔ ہیسن مٹے۔ تاونس۔ ہیسن ساؤتھ اور رائن لینڈ فالز۔ بہرحال جو بھی ان کے نام ہیں جرمن خود ہی اصلاح کر لیں۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں میری لینڈ نمبر ایک۔ پھر سیلیکون ویلی۔ پھر لاس اینجلس۔ پھر ہیوسٹن۔ پھر سینٹرل ورجینیا۔ پھر سیاٹل۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر ساؤتھ ورجینیا ۔پھر شکاگو۔پھر نارتھ ورجینیا۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں وان نمبر ایک پہ۔ کیلگری نمبر دو پہ۔ پیس ولیج نمبر تین۔ وینکوور نمبر چار۔ مسس ساگا نمبر پانچ اور بڑی جماعتیں ڈرہم، بریڈ فورڈ، ایڈمنٹن ویسٹ، ملٹن ویسٹ، ہیملٹن ماؤنٹین، آٹوا ایسٹ اور آٹوا ویسٹ۔ ایئر ڈری (Airdrie)، وینی پیگ اور ایبٹس فورڈ ہیں۔

اور دفتر اطفال کی پانچ نمایاں امارتیں ہیں واگن، میرا خیال ہے وان ہو گا انہوں نے اردو میں اس کو واگن بنا دیا ہے اور کیلگری۔ پھر پیس ولیج۔ پھرویسٹن۔ بریمپٹن ویسٹ۔ دفتر اطفال کی پانچ نمایاں جماعتیں ڈرہم، بریڈ فورڈ، ملٹن ویسٹ، اور ایئرڈری (Airdrie)، ہملٹن ماؤنٹین ہیں۔

بھارت کے صوبہ جات جو ہیں ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے، جموں کشمیر نمبر دو پہ، باوجود خراب حالات کے یہ نمبر دو پہ ہے۔ کرناٹکہ نمبر تین۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر تیلنگانہ۔ پھر اڑیشہ۔ پھر پنجاب۔ پھر ویسٹ بنگال۔ پھر دہلی۔ پھر اتر پردیش۔ اور وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جو جماعتیں ہیں ان میں پاٹھا پریام نمبر ایک پہ۔ پھر قادیان نمبر دو۔ پھر حیدرآباد۔ پھر کالی کٹ۔ پھر بنگلور۔ کوئمباٹور۔کولکتہ۔کیرولائی۔ کیرانگ۔ پینگاڈی (Payangadi)۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں نمبر ایک پہ میلبورن لانگ وارِن۔ کاسل ہِل۔ میلبورن بیروِک۔ مارسڈن پارک۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ MTڈروئٹ (Druitt)۔ پینرِتھ (Penrith)۔ بلیک ٹاؤن۔ کینبرا۔ پرتھ (Perth)۔ اطفال میں آسٹریلیا میں ملبرن لانگ وارِن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیروِک اور MT ڈروئٹ اور پینرِتھ اور لوگن ایسٹ، پرتھ اور مارسڈن پارک، کاسل ہِل اور پھر لوگن ویسٹ ہیں۔ بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں کاسل ہِل، میلبرن لانگ وارِن، مارسڈن پارک، میلبرن بیروِک، MT ڈروئٹ، بلیک ٹاؤن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پینرِتھ، کینبرا اور پرتھ ہیں۔

یہاں بھی آج کل آگ نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر بھی رحم کرے اور یہ لوگ حقیقت میں اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے بھی ہوں۔ بہر حال اس کے باوجود احمدی وہاں اللہ کے فضل سے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

پاکستان کے حالات جیسا کہ میں نے کہا کہ معاشی لحاظ سے خراب ہو رہے ہیں۔ اسی وجہ سے کرنسی کی ویلیو کوئی نہیں اور اس لیے پوزیشن بھی ان کی پیچھے چلی گئی۔ اس کے باوجود قربانی میں یہ کمی نہیں کرتے۔ اسی طرح سیاسی حالات بھی خراب ہیں جس کا اثر معاشی حالات پر بھی پڑ رہا ہے۔ پھر اس ریجن میں بھارت پاکستان کی کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ بھارت میں اندرونی طور پر بھی خبروں کے مطابق حالات کافی خراب ہیں اور دنیا کی عمومی حالت بھی ایسی ہے کہ لگتا ہے کہ یہ سب اپنی تباہی کو آواز دے رہے ہیں۔ مڈل ایسٹ کے حالات بھی اب خراب ہو رہے ہیں۔ ایران اور امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ مسلمان ملکوں میں آپس میں اتحاد نہیں ہے۔ پس دنیا کے تباہی سے بچنے اور خدا کی طرف آنے کے لیے ہمیں بہت دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور ان کو عقل اور سمجھ دے۔

نیا سال شروع ہوا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں لیکن اندھیرے گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اس سال کے بابرکت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو اس طرح بابرکت فرمائے کہ دنیا کی حکومتیں اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے دنیا کو تباہی کی طرف نہ لے جائیں بلکہ دنیا میں امن اور انصاف قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی ذاتی اناؤں میں پڑ کر اپنے ملکی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے انسانیت کو تباہ کرنے کے درپے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ مسلمان ممالک ہیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کے ساتھ جڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے میں مددگار بنیں اور یہ لوگ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں نہ کہ مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اتنے بڑھ جائیں کہ اب تو انتہا کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ سوچ نہیں رکھتے اور اس سوچ کے ساتھ دعائیں نہیں کرتے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل نہیں ہوتے تو ہمارے نئے سال کی مبارک بادیں سطحی مبارک بادیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس نئے سال کی حقیقی مبارک باد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا ہر احمدی بڑے چھوٹے مرد عورت کو احساس ہونا چاہیے اور اس کے لیے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنی دعاؤں میں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے ۔ تبھی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24جنوری2020ء)

بقیہ از صفحہ نمبر 1 خلاصہ خطبہ جمعہ

میں حضرت زید بن حارثہؓ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفرؓ بن ابو طالب ان کی جگہ پر ہوں پھر اگر حضرت جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ سردار بنیں اور اگر عبد اللہؓ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنا لیں ۔ پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہل لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سرداروں کو رخصت کیا اور ان کو سلامتی کی دعا دی ۔ جب لوگوں نے رسول اللہ کے سرداروں اور عبد اللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ رونے لگے ۔ لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھے دنیا کی محبت اور اس کی شدید خواہش اور شوق نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے کہ وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا کہ اور تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ ضرور اس میں جانے والا ہے(یعنی دوزخ میں)یہ تیرے رب پر ایک طے شدہ فیصلے کے طور پر فرض ہے ۔ پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط چڑھنے کے اور پار اترنے میں میرا کیا حال ہو گا ۔ بہر حال مسلمانوں نے کہا کہ اللہ تمہارے ہمراہ ہے۔ وہی تم کو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے گا ۔حضور انور نے فرمایا : حضرت مسیح موعودؑ نے اور احادیث سے اس بارے میں تشریح بھی فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے جو تفسیر صغیر کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخیں دو ہیں ، ایک اس دنیا کی اور ایک اگلے جہاں کی ۔ یہ جو فرمایا کہ ہر شخص دوزخ میں جائے گا ، اس سے مراد یہ نہیں کہ مومن بھی دوزخ میں جائیں گے بلکہ یہ مراد ہے کہ مومن دوزخ کا حصہ اسی دنیا میں پا لیتے ہیں یعنی کفار انہیں قسم قسم کی تکالیف دیتے ہیں ورنہ مومن قرآن کریم کی رو سے اگلے جہاں میں دوزخ میں کبھی نہیں جائیں گے کیونکہ قرآن مجید مومنوں کو متعلق فرماتا ہے کہ لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا یعنی مومن دوزخ سے اتنے دور رہیں گے کہ وہ اس کی آواز بھی نہیں سن سکیں گے ۔ پس مومن کے دوزخ میں جانے سے مراد ان کا دنیا میں تکالیف اٹھانا ہے ۔رسول کریم ﷺ نے بخار کو بھی ایک قسم کی دوزخ قرار دیا ہے۔فرمایا بخار دوزخ کی آگ کا مومن کے لئے ایک حصہ ہے۔فرمایا: بہرحال یہ وضاحت ہے اس کی۔حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زیدؓ ، حضرت جعفرؓاور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کے شہید ہوجانے کی خبر لوگوں کو سنائی قبل اس کے کہ ان تک کوئی خبر نہیں آئی تھی ۔آپؐ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے، پھر جعفر نے اور وہ بھی شہید ہوئے ، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا: پھر جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا ۔آخر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ سے فتح دی۔ جب رسول اللہ ﷺ تک زید بن حارثہؓ ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو نبی کریم ﷺ ان کا حال بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور حضرت زیدؓ کے ذکر سے آغاز فرمایا ۔ آپؐ نے فرمایا:اے اللہ!زید کی مغفرت فرما ،اے اللہ!زید کی مغفرت فرما ۔اے اللہ! جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہی کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں شدید گرمی میں نکلےاور گرمی اتنی شدید تھی کہ ہم میں سے ہر کوئی سروں کو گرمی سے بچانے کے لئے ہاتھوں سے ڈھانپتے تھےاور ہم میں کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہؓ کے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخرپر مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ابن مکرم منظور احمد قریشی کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔اجمیر شریف انڈیا میں پیدا ہوئے تھےاور 1937ء میں ان کے والد نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔60 سال کی عمر تک فضل عمر ہسپتا ل میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ان کی خدمت کا عرصہ تقریباً 30 سال پر محیط ہے۔ مرحوم علاوہ اس کے کہ واقف زندگی ڈاکٹر رہے خدام الاحمدیہ مرکزیہ ، انصاراللہ مرکزیہ میں بھی مختلف عہدوں پر ان کو کام کرنے کی توفیق ملی ۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی رہے ۔

حضور انور نے فرمایا :ان کی اہلیہ بھی چند دن پہلے فوت ہوئی تھیں۔ان کا بھی میں نے ذکر کیا تھا ، مولانا عبد المالک خان صاحب کی وہ بیٹی تھیں ۔گزشتہ جمعہ ان کا جنازہ میں نے پڑھایا تھا ۔ اُن کی وفات کے کوئی 15 دن کے بعد اِن کی بھی وفات ہو گئی ۔ان کے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں۔ان کے بیٹے ڈاکٹر عطاء المالک کہتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھا لا ہے والد صاحب نے کبھی تہجد کی نماز ترک نہیں کی ۔ اسی طرح ہماری والدہ بتاتی تھیں کہ شادی کے پہلے دن سے تہجد کی نماز با قاعدگی سے پڑھتے تھے۔ مریضوں سے انتہائی ہمدردی سے پیش آتے تھے، غریب پرور تھے ۔ کئی مریضوں سے پیسے بھی نہ لیتے، بعض دفعہ اپنے پاس سے مدد کر دیتے۔ ہمیشہ تلقین کرتے کہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اپنے 3 بچے جو ڈاکٹرز ہیں انہیں بار بار اس امر کی یقین دہانی کراتے تھے کہ ہمیشہ اپنے مریضوں کے لئے دعا میں مشغول رہو۔مرحوم اپنے والدین کی بہت خدمت کرتے تھے ۔آخر وقت تک والدہ کو خود کھانا دیتے رہےاور ان کا خاص خیال رکھتے رہے۔ ان کی والدہ حیات ہیں جو انہی کے پاس رہتی ہیں۔فرمایا: مرحوم دکھاوے سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ہمیشہ سادہ طریق پر زندگی گزاری۔اور ہر چھوٹے بڑے کام سے پہلے خلیفہ وقت کو دعا کے لئے خط لکھتے تھےاور مشورہ کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ قادیان اور انگلستان جلسے میں جاتے تھے۔ محنت کی بڑی عادت تھی۔وفات سے ایک گھنٹہ قبل بھی صبح 9 سے 1بجے تک اپنے گھر سے ملحقہ کلینک میں مریض دیکھ رہے تھے۔ 1 بجے گھر آئے ۔ وضو کر کے مسجد مبارک میں جا کر نماز پڑھنے کا ارادہ تھا ۔ بستر پر بیٹھ کر جوتے اتارتے ہوئے اچانک انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمسائیوں سے پیارکا تعلق تھا اور ہمسائے بھی ان کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔شعری و ادبی ذوق تھا ۔علمی شخصیت تھے۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت کی انہیں توفیق ملی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کے وقت اسلام آباد میں حضور کے پاس رہے۔حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے ۔ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے ۔اوپر تلے ماں باپ ان بچوں کے فوت ہوئے ہیں۔ان دونوں کی نیکیاں اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی جاری رکھے ۔اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کی والدہ صاحبہ پر بھی جو کہ حیات ہیں اپنا فضل اور رحم فرمائے۔

******

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

انیس احمد ندیم

ایک مہلک اور جان لیوا بیماری
کورونا وائرس (Coronavirus)
وبائی امراض، علاج اور شفاء کے بارہ میں اسلامی تعلیم

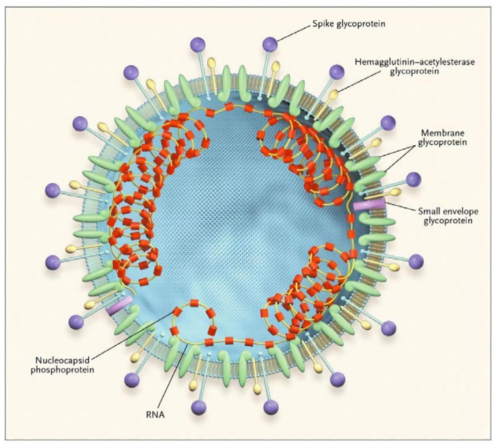

نیا چینی قمری سال 25جنوری 2020ء سے شروع ہوچکا ہے۔اس موقع کی مناسبت سے چینی نسل کی اقوام دنیا بھر میں دو ہفتہ کے لئے سال نو کا جشن مناتی ہیں۔سکولوں اور کالجوں کے علاوہ کام سے بھی چھٹیاں ہوتی ہیں اور دنیا بھر میں بسنے والے چینی افراد اپنے آبائی علاقوں کا رخ کرتے ہیں۔عین اس موقع پر جب چین میں کروڑوں لوگ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کا سفر اختیار کرتے ہیں چین کے صوبہ ہوبائی کے شہر ''ووہان'' سے ایک ایسے وائرس نے جنم لیا ہے جسے صحت کے لئے انتہائی مہلک بلکہ جان لیوا قرار دیا جارہا ہے۔

بیجنگ اور ہانگ کانگ میں حکومت نے نئے سال کی بڑی تقریبات کو وائرس سے پھلنے والے خطرے کے پیش نظر منسوخ کر دیا ہے تاکہ عوام آپس میں گھل مل نہ سکیں جس سے وائرس کے پھیلاؤ کا خدشہ ہے۔

ووہان شہر اور ہوبائی صوبہ جہاں سب سے زیادہ مریضوں کی تشخیص ہوئی ہے وہاں انتظامیہ نے سخت اقدامات اٹھائے ہیں اور پبلک ٹرانسپورٹ کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔بلکہ شہر کا مکمل لاک ڈاؤن کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ شہریوں پر چہرے کے ماسک پہننا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

ہانگ کانگ میں ماسک کو مفت میں فراہم کرنے کے لیے مطالبہ کیا جا رہا ہے جبکہ مکاؤ میں دو کروڑ ماسک کی طلب ہے جنہیں کم قیمت میں فروخت کیا جائے گا۔

کورونا وائرس سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

عالمی ادارہ صحت ڈبلیو ایچ او کے مطابق انسانوں کو چاہیے کہ احتیاطی تدابیر کیے بغیر جانوروں کے نزدیک نہ جائیں اور گوشت اور انڈے پکانے میں اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ٹھیک سے تیار کیے گئے اور اس کے علاوہ ان افراد سے دور رہیں جنہیں نزلہ یا اس جیسی علامات ہوں۔(بحوالہ آفیشل ویب سائٹ ڈبلیو ایچ او)

وبائی امراض کے بارہ میں آنحضورؐ کی راہنمائی

جب کوئی مرض وباء کی صورت اختیار کرجائے یا ایسے خدشات ہوں کہ یہ بیماری ایک انسان سے دوسرے کو لگ سکتی ہے تو اس بارہ میں رحمتہ للعالمین ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ راہنما اصول عطافرمایا ہے کہ:۔

عن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: إذا سمعتم بالطاعون بأرض فلا تدخلوها وإذاوقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا منها(متفق علیہ)

ترجمہ:حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی علاقے میں طاعون کے بارے میں سنو تو اس میں نہ جاؤ اور اگر کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اورتم اس میں ہو تو اس سے نہ نکلو۔

علاج معالجہ بھی اسلامی تعلیم ہے

حضرت اُسامہ بن شُریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ! ہم علاج معالجہ کرسکتے ہیں ؟حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیمار ی کے لئے شفا رکھی ہے ۔کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ۔ (مسند احمد بن حنبل۔حدیث اسامہ بن شُریک جلد ۴ صفحہ278)

پس علاج معالجہ بھی اسلامی تعلیم ہے اور جو بیماریا ں مہلک وبائی صورت اختیار کرلیتی ہیں گویا ان کے بارہ میں موجودہ انسانی علم ناقص ہے اور عین ممکن ہے کسی وقت انسانی عقل و تحقیق اس کا بھی علاج دریافت کرلے۔

ایک اور حدیث مزید وضاحت سے اس مضمون کو کھول کر بیان کرتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے۔ پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے مریض صحت پاجاتا ہے۔(الجامع الصحیح للمسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء)

موذی امراض سے بچنے کی دعائیں

سائنسی تحقیق کے مطابق انسانوں کو لاحق ہونے والی بیماریوں کی دو سب سے بڑی وجوہات بیکٹریا اور وائرس ہیں ۔ان وجوہات کے علاوہ خوراک کی کمی بیشی اور موسمی اثرات بھی انسانی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔لیکن اللہ تعالیٰ نے نہایت خوبصورتی سے ایک لطیف نکتہ ہمیں سمجھایا ہے

واذا مرضتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ(الشعراء:81)

ترجمہ : اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے ۔

گویا شفاء کا نظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ پس ہمیں احتیاط اور علاج معالجہ کے ساتھ عجز وانکسار سے دعاؤں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسی دعائیں سکھلائی ہیں جو ایسے موذی امراض سے حفاظت کے لئے تعویذ کا کام دیتی ہیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ:۔

''اللّٰھُمَّ أَذْھِبِ البَأْسَ رَبِّ النَّاسِ ،وَاشْفِ فَأَنْتَ الشَّافِي ،لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا''

(الجامع الصحیح للمسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء)

****

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا تجویز کردہ

کوروناوائرس سے حفاظت کا ہومیوپیتھک نسخہ

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس مہلک وائرس سے بچاؤ کے لئے حفظ ما تقدم کا نسخہ تجویز فرمایا ہے ۔ نیز اس وائرس کا شکار ہونے کے نتیجہ میں بیماری سے صحت کا نسخہ بھی تجویز فرمایا ہے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے تجویز فرمودہ نسخہ درج ذیل ہے :۔

ھوالشافی

بیماری کی صورت میں

INFLUENZINUM 200
BACILINIUM 200
DIPHTHERINUM 200

ایک ہفتہ صبح و شام ۔ اس کے بعد ہفتہ میں دو بار (تین دن کے وقفہ سے)

ARNICA 30
BAPTISEA 30
ARSENIC ALB 30
HEPAR SULPH 30
NAT.SULPH 30

دن میں دو سے تین بار

CHELIDONINUM MAJ-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار کھانے کے بعد

حفظ ماتقدم کے لئے

درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے

ACONITE 200
ARSENIC ALB 200
GELSEMIUM 200

ہفتہ میں دو مرتبہ

CHELIDONINUM MAJ-Q

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں ایک بار

طلوع و غروب آفتاب

27 جنوری 2020ء	طلوع	غروب
مکہ مکرمہ	05:43	18:07
مدینہ منورہ	05:47	18:02
لندن	05:52	05:52
قادیان	06:00	17:57
ربوہ	05:40	17:37